بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

063. سورۃ المنافقون

التّفسیر المیسّر کا درس جاری ہے اور ہم جزء ﴿قَدْ سَمِعَ﴾ کی تفسیر کر رہے ہیں، اور آج کی نشست میں سورۃ المنافقون کی تفسیر بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿إِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝﴾ [المنافقون: 1]

اس سورۃ میں منافقین کے تعلق سے چند بنیادی باتیں ہیں، ہم سب جانتے ہیں کہ نفاق کا معنی ہے کہ حقیقت کو چھپا کر اُس کے خلاف کسی اور چیز کو ظاہر کرنا، عام لفظوں میں۔

اور شریعت کے اعتبار سے منافق کہتے ہیں جس نے کفر کو چھپا کر اسلام کو ظاہر کیا ہو، اور اسے کہتے ہیں نفاق اکبر۔

اور نفاق اصغر، کفر کے علاوہ اگر کوئی اور چیز آپ باطن میں چھپاتے ہیں اُس کے خلاف آپ ظاہر کرتے ہیں تو یہ نفاق اصغر ہے، جیسا کہ آپ نے سچ کے نام پر جھوٹ بولا ہے "إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ": جب امانت رکھی جائے تو خیانت کر لیتا ہے، ظاہراً وہ امانتدار ہے حقیقتاً وہ خائن ہے (خیانت کرنے والا ہے)، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور جب جھگڑا کرے تو زیادتی کرے حد سے تجاوز کر لے۔

الغرض: تو اس سورۃ کا بنیادی پیغام جو ہے وہ نفاق کے تعلق سے چند اہم باتیں ہیں، آیئے دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب آپ کی مجلس میں منافق آتے ہیں تو وہ اپنی زبانوں سے یہ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں (منافق گواہی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہ آپ اللہ کے رسول ہیں)۔

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہے: کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ تعالیٰ یہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک یہ منافقین جھوٹے ہیں۔

یعنی جو یہ باتیں کر رہے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں (علیہ الصلاۃ والسلام) اور یہ گواہی دے رہے ہیں یہ جھوٹے ہیں، گواہی تو اللہ تعالیٰ دے رہا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں (سبحان اللہ)، باقی رہ گئی بات کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام ہی کافی ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یعنی وجہ کیا ہے کیوں جھوٹی گواہی دے رہے ہیں؟ کیوں کفر کو اُن لوگوں نے چھپایا ہے حقیقتاً اور اسلام کو ظاہر کیا ہے وجہ کیا تھی؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝﴾ [المنافقون: 2-3]

کہ منافقوں نے یہ جو قسمیں کھائی ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس پر گواہی بھی دی ہے یہ صرف اس لیے ہے کہ وہ اپنے آپ کو مؤاخذے سے اور عذاب سے بچالیں (پکڑ سے بچالیں عذاب سے بچالیں) اور اپنے آپ کو اور لوگوں کو بھی اس صراط مستقیم سے اور حق کے راستے سے روکے رکھا ہے اور منع کیا ہے، بہت ہی بُرا عمل یہ کرتے ہیں، اور یہ اس لیے کہ یہ لوگ ظاہر میں ایمان لائے ہیں اور باطن میں وہ کافر رہے ہیں، پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے کفر کی وجہ سے اُن کے دلوں پر مہر لگادی ہے اور وہ سمجھتے نہیں ہیں (یعنی اس حقیقت کو) اور جس میں لوگوں کی بھلائی ہے وہ سمجھ نہیں سکے۔

پھر ایک اور حقیقت ان منافقین کے تعلق سے:

﴿وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝﴾ [المنافقون: 4]

اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! جب آپ ان منافقین کو دیکھتے ہو تو آپ کو ان کا ظاہر جو ہے شکل وصورت ان کی اچھی لگتی ہے، ان کے جسم اچھے لگتے ہیں دیکھنے میں، اور جب یہ کوئی بات کرتے ہیں تو آپ ان کی بات کو سنتے ہیں یعنی فصاحت میں بلاغت میں بڑے تیز ہیں، ان کے دل ایمان سے فارغ ہیں، اور اُن کی عقلیں جو ہیں سمجھ سے اور علم نافع سے فارغ ہیں، ان کی مثال ایسی ہے جیسا کہ دیوار سے ٹیک لگی لکڑیاں ہیں جن میں کوئی زندگی نہیں ہے (آپ دیکھتے ہیں بعض اوقات دیوار سے جب لکڑیوں کو ٹیک لگا کر ایک ساتھ رکھا جاتا ہے تو دیکھنے میں اچھی لگتی ہیں تو اُن کی مثال بھی کچھ ایسی ہے) ہر اونچی بات پر یہ گمان کرتے ہیں کہ اُن کے لیے کوئی نقصان دہ ہو گی کیونکہ وہ اپنی حقیقت سے خوب واقف ہیں، اور انتہائی قسم کے بزدل لوگ ہیں، ڈر نے اُن کے دلوں پر قبضہ کیا ہوا ہے، یہی حقیقی دشمن ہیں شدید دشمن ہیں آپ کے اور مومنوں کے ، اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ اِن سے خبر دار رہیں، اللہ تعالیٰ اِن کو ہلاک کرے اور اپنی رحمت سے اللہ تعالیٰ اِن کو دور کرے کس طریقے سے یہ حق سے ہٹ جاتے ہیں اور دور ہو جاتے ہیں اور اپنے نفاق اور گمراہی میں لپک جاتے ہیں ؟

(سبحان اللہ) کتنے پیارے انداز میں جب بات اُن کے ظاہر اور باطن کی ہو رہی ہے اور نفاق کا معنی یہ ہے تو کتنے پیارے انداز میں کہ ظاہر سے بڑے خوبصورت تھے (شکل وصورت سے)، بولنے کا انداز بڑا عمدہ ہے اندر سے فارغ ہیں۔ اندر سے کیوں فارغ ہیں؟ کیونکہ نہ تو کوئی علم ان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے، نہ تو وہ سمجھنا چاہتے ہیں نہ سمجھیں گے، جس کے دل میں کفر ہو اُس کے دل میں کسی خیر کی امید نہیں کی جا سکتی (نعوذ باللہ)۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِن کی اور نشانی، بڑی عجیب نشانی سنیں ذرا! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝٥﴾ [المنافقون: 5]

جب ان منافقین سے یہ کہا جاتا ہے کہ آؤ اور توبہ کرو اپنا عذر پیش کرو جو تم سے غلطی ہوئی ہے جو غلط باتیں کی ہیں جو بے وقوفی کر بیٹھے ہو اُن سے توبہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہیں وہ آپ کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کریں گے تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے، تو وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں مذاق کرتے ہوئے اور تکبر کرتے ہوئے، اور آپ دیکھتے ہیں اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کہ کس طریقے سے

یہ اپنا منہ پھیرتے ہوئے حق سے دوری اختیار کرتے ہیں اور رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں اپنے لیے اور دوسروں کے لیے اور بہت ہی بڑا تکبر کرتے ہیں (سبحان اللہ)۔

اُن کے خیر کے لیے کہا جارہا ہے کہ توبہ کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے لیے دعائے مغفرت کریں گے، نہ مغفرت چاہتے ہیں نہ اُن کو ضرورت ہے (سبحان اللہ) کیونکہ حقیقتاً وہ مومن تو ہیں نہیں، مغفرت کی تو مومن کو ضرورت ہوتی ہے ناگناہوں کی بخشش کی، وہ تو اندر سے کفر (نعوذ باللہ)!۔

پھر دیکھیں اس کا جواب ہے، یعنی بڑا پیارا جواب دیا ہے اللہ تعالیٰ نے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ أَسۡتَغۡفَرۡتَ لَهُمۡ أَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ لَن يَغۡفِرَ ٱللَّهُ لَهُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلۡفَٰسِقِينَ ٦﴾[المنافقون: 6]

اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! برابر ہے چاہے آپ اُن کے لیے دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں اللہ تعالیٰ کبھی اُن کو بخشنے والا نہیں ہے (کبھی بخشش نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اُن کی، معاف نہیں کرے گا!) جب تک کہ سچی توبہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں کرے گا، توبہ کرنے والے نہیں ہیں کیونکہ دل میں تو کفر ہے (سبحان اللہ: اس لیے فرمایا﴿لَن يَغۡفِرَ ٱللَّهُ لَهُمۡ﴾) کیونکہ مصر ہیں اپنے گناہوں پر اور اپنے فسق پر قائم ہیں۔

اور قاعدہ یہ ہے کہ ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلۡفَٰسِقِينَ﴾: اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو فاسقوں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ ابھی کیا گزرا ہے عقیدہ واسطیۃ کے درس میں؟ قاعدہ کیا تھا؟ ''آمِن تَهتَدِ تَهْتَدِي'': ایمان لے کر آتے ہو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے، جب ایمان میں کمزوری ہوتی ہے ہدایت میں کمزوری ہے، اب جو فاسق ہے نافرمان ہے اور (نعوذ باللہ) نفاق اکبر یا فسوق اور نافرمانی تو پھر تو ہدایت ناممکن ہے!

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ایک اور نشانی دیکھیں ذرا علامت منافقین کی اُس زمانے میں:

﴿هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُواْ عَلَىٰ مَنۡ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّواْۗ وَلِلَّهِ خَزَآئِنُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَلَٰكِنَّ ٱلۡمُنَٰفِقِينَ لَا يَفۡقَهُونَ ٧﴾[المنافقون: 7]

یہ جو منافق ہیں وہ یہ کہتے ہیں اہل مدینہ سے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ پر خرچ نہ کرو اُن کو نفقہ نہ دو یہاں تک کہ یہ منتشر ہو جائیں اور چلے جائیں۔(یعنی تکلیف پہنچانی ہے، یہ اُٹھ کر چلے جائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کچھ نہ دیں اُن کے سامنے کیونکہ وہ حقدار ہیں تو وہ لے لیں گے، اُن کو اذیت پہنچانی ہے)

اب جواب دیکھیں بڑا پیارا جواب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے: ﴿وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (تمام خزانے آسمانوں کے اور زمین کے اللہ تعالیٰ کے ہیں) ﴿وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ﴾ (لیکن منافقین جو ہیں وہ سمجھتے نہیں ہیں (حقیقت یہ ہے)): تمام خزانے جن میں تمام رزق موجود ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہے عطا کرے اور جسے چاہے اللہ تعالیٰ منع کردے۔

اب دینے اور منع کرنے کی جو حقیقت ہے یہ منافقین سمجھ نہیں سکتے، دو باتیں ہیں: (۱) ایک تو رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے خزانے سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، جاہل ہیں اِن کو سمجھ نہیں ہے۔(۲) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے عطا فرمائے، اس حقیقت سے بھی غافل ہیں (نعوذ باللہ)۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ایک اور نشانی اِن منافقین کی:

﴿يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸﴾ [المنافقون: 8]

ایک اور بھی عجیب بات کر دی منافقین نے! کہتے ہیں: جب ہم مدینہ واپس آئیں گے تو یقیناً ہم میں سے جو سب سے عزت والا گروہ ہے وہ اسے نکالے گا جو سب سے ذلیل گروہ ہے (نعوذ باللہ)، اور اُن کا اشارہ کہ عزت والے ہم ہیں ،اور اہل ایمان جو ہیں (نعوذ باللہ) وہ ذلت والے ہیں۔

اس کا جواب دیکھیں بڑا پیارا جواب ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾: کہ عزت تو حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی ہے، اللہ تعالیٰ کے رسول کی ہے (علیہ الصلاۃ والسلام)، اور مومنوں کی ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں اور اس ایمان کا حق ادا کرتے ہیں (کسی اور کے لیے عزت ہے ہی نہیں)۔

اور یہ حقیقت ہے: ﴿وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾: کہ منافقین جو ہیں وہ جانتے نہیں ہیں کیونکہ جہالت کی انتہا ہے! اس حقیقت کو جاننے سے محروم ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝﴾ [المنافقون: 9]

اے ایمان والو! جنہوں نے تصدیق کی ہے اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور شریعت پر عمل پیرا ہوئے کہ تمہیں تمہارے مال اور اولاد غافل نہ کردیں مصروف نہ کردیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے، فرمانبرداری سے اور ذکر سے، اور جو مصروف ہو جاتے ہیں غافل ہو جاتے ہیں اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے، ذکر سے اور فرمانبرداری سے تو یقیناً یہی لوگ ہیں جو دھوکا کھانے والے ہیں اور خسارہ پانے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے کرم سے اور رحمت سے محروم ہونے والے ہیں (نعوذ باللہ)۔

جب بات آئی نا نفقے کی دینے کی تو منافقین کا عمل تو یہ ہے وہ دینا نہیں چاہتے کیونکہ دل میں تو ایمان ہے نہیں، لیکن اہل ایمان اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں اور سچے مومن ہیں تو اُن کے لیے یہ پیغام ہے کہ اُن کے مال، اُن کی اولاد، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے انہیں مصروف نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور نعمت کا شکر ادا کیا جاتا ہے اور عمل سے شکر ادا کیا جاتا ہے (سبحان اللہ)، اور جو ایسا کرے گا تو وہی خسارہ پانے والے ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝﴾ [المنافقون: 10]

اے مومنو! اللہ کے راستے میں خرچ کرو جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے، اور خیر کے راستے میں خرچ کرو اور اس میں جلدی بھی کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور موت کی علامات دیکھنا شروع ہو جائے تو ندامت میں

یہ کہہ بیٹھے کہ اے میرے ربّ! مجھے کوئی مہلت دے دیتے اور میرے ربّ! موت کے وقت کو تھوڑا سا مؤجل کر لیتے تاکہ میں اپنے مال سے صدقہ دے دیتا اور متقین پرہیز گاروں اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَنۡ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۱﴾ [المنافقون: 11]

ہر گز نہیں، اللہ تعالیٰ کسی نفس کو مہلت نہیں دیتا جب اُس کی موت کا وقت آجاتا ہے اور اس کی عمر کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ خوب باخبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو چاہے خیر ہو یا شَر ہو، اور اللہ تعالیٰ نے تم سے اِن تمام چیزوں کا حساب بھی لینا ہے۔ جو بھی تمہارے اعمال ہیں جو بھی تم کرتے ہو اِن تمام اعمال کا تم لوگوں نے اپنے ربّ کو جواب دینا ہے اور ربّ نے ہی حساب لینا ہے چاہے اچھا کیا ہے چاہے بُرا کیا ہے اس لیے ابھی دنیا میں وقت ہے، اہل ایمان کا طرز عمل منافقین سے بالکل الگ ہے۔ دیکھیں سورۃ کا نام کیا ہے؟ منافقون ہے۔ اختتام کس چیز پر ہوا ہے؟ آخر میں پیغام کس کے لیے ہے؟ اہل ایمان کے لیے ہے۔

کہ جو راستہ منافقین کا ہے وہ بڑا خطرناک راستہ ہے خسارے کا راستہ ہے تباہی کا راستہ ہے ہلاکت کا راستہ ہے، اِس میں کوئی خیر نہیں ہے، دوسرا راستہ ایمان کا راستہ ہے اہل ایمان کا راستہ ہے جس میں خیر ہی خیر ہے جس کا انجام بہت اچھا ہے: اور دونوں راستے برابر نہیں ہیں، تو مومنوں کو چاہیے کہ وہ غلطی نہ کریں جو منافقین کر چکے ہیں۔

اور وقت کیونکہ قیمتی ہوتا ہے تو وقت کو ضائع نہیں کرنا، یہ مال یہ اولاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہیں (نعمتیں ہیں اور آزمائش بھی ہیں)، اگر یہ مال اور یہ اولاد اللہ تعالیٰ کے ذکر سے عبادت سے، فرائض کی ادائیگی سے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے اور اطاعت سے مصروف کر دیں مشغول کر دیں تو پھر اس میں کیا خیر ہے؟!

ایمان کے لیے وقت درکار ہے اور وقت کے لیے آپ کو اپنے مال میں سے اپنی اولاد میں سے وقت نکالنا پڑے گا اور اس مال کو اور اولاد کو اپنی بھلائی کے لیے اور اُن کی بھلائی کے لیے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بنانا ہی پڑے گا۔

پھر بات آئی نفقے کی، منافقین تو پریشان کرتے تھے نہ دینا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ کے راستے میں، ابھی دو اللہ کے راستے میں ابھی وقت ہے اس سے پہلے کہ موت آجائے، پھر موت کا جب وقت مقرر ہو جاتا ہے پھر ندامت کے سوا کچھ نہیں اُن لوگوں کے لیے جو کوتاہی کر چکے ہیں غلطی کر چکے ہیں۔

اب دیکھیں بات کہ مرنے والا کیا تمنا کرے گا؟ اے میرے ربّ! مجھے تھوڑی سی مہلت دے دے تاکہ میں نفقہ کر کے آؤں۔

علماء کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد جو مرنے والے کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند چیز ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا، کیونکہ اس آیت میں دلیل ہے، اُس نے یہ نہیں کہا کہ میں تھوڑا نماز پڑھ کر آتا ہوں یا زکوۃ یا میں اور کوئی عمل کرکے آتا ہوں، نہیں! ﴿ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴾ (تھوڑی مہلت دے تاکہ میں صدقہ دے دوں)۔تو دیکھ لیں پھر کہ صدقے کی کیا خیر ہے اور کتنا فائدہ ہے! (سبحان اللہ)۔

تو اس لیے ہمیں چاہیے کہ خاص طور پر جو صدقہ جاریہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے تو اُس میں اُسے کوتاہی یا بخیلی سے کام نہیں لینا چاہیے۔

اور پھر آخری پیغام ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی نفس کو جس کا وقت مقرر ہو جائے (موت کا وقت مقرر ہو جائے) وہ ایک لمحے کے لیے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا واپس، اور سچ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب باخبر ہے ہمارے اعمالوں سے جو ہم کر رہے ہیں، کچھ چھپا نہیں سکتے ہم، اچھا عمل ہے یا بُرا عمل ہے ہم اپنے اعمال کے جوابدہ ہیں اور حساب ہمارا ہمارے ربّ نے ہم سے لینا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے آسانی فرمائے، جو ایمان کا راستہ ہے اللہ تعالیٰ ہمارے لیے میسر فرمائے، جو نفاق اور نافرمانی کا راستہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُس سے محفوظ فرمائے اور دور فرمائے (واللہ اُعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظ اللہ) کے آڈیو درس (063.سورۃ المنافقون) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio